السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا میں اپنی اولاد کو لے کر سابقہ خاوند کے ساتھ گھومنے نکل سکتی ہوں تاکہ بچے اپنے والدین کے ساتھ اکٹھے ہوسکیں۔ میرا سابقہ خاوند بے نماز بھی ہے تو کیا اس کا اپنی اولاد پر خرچ کرنا حرام ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جب خاوند اپنی کسی بیوی کو تین یا دو یا ایک ہی طلاق دے دے اور عورت کی عدت ختم ہو جائے تو وہ اپنے خاوند کے لیے اجنبی ہو جائے گی۔ جس کی وجہ سے وہ اس کے ساتھ خلوت نہیں کر سکے گا اور نہ ہی اسے دیکھ اور چھو سکے گا۔ مطلقہ عورت کا اپنے سابقہ خاوند سے اتنا ہی تعلق ہو گا جتنا کہ ایک اجنبی شخص سے ہوتا ہے۔ اولاد کی وجہ سے ان کا ایک دوسرے کو دیکھنا یا خلوت کرنا یا اکٹھے سفر کرنا جائز نہیں لیکن یہ ممکن ہے کہ اولاد کا والد اپنی سابقہ بیوی کے بغیر صرف بچوں کو گھمانے کے لیے لے جائے یا پھر یہ ہو سکتا ہے کہ عورت اپنے کسی محرم کے ساتھ وہاں جائے لیکن وہ کسی شرعی ممانعت کے کام میں نہ پڑے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے۔

تین طلاق والی عورت اپنے سابقہ خاوند کے لیے باقی اجنبی عورتوں کی طرح ہی ہے اس لیے مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کے ساتھ خلوت کرے کیونکہ وہ کسی بھی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت نہیں کر سکتا اسی طرح اس کے لیے اسے دیکھنا بھی جائز نہیں کیونکہ وہ بھی اس کے لیے ایک اجنبی کی حیثیت رکھتی ہے اور اسے اس عورت پر بالکل ہی کوئی اختیار حاصل نہیں۔ (دیکھیں: الفتاوی الکبری 349/3)

اولاد کا خرچہ قبول کرنے کے بارے میں گزارش ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہو۔ اس کی جانب سے اپنی اولاد پر خرچہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں خواہ وہ بے نماز ہی کیوں نہ ہو لیکن ماں کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو یہ کہتی رہے کہ وہ اپنے والد کو نماز پڑھنے کی نصیحت کریں ہو سکتا ہے اس نصیحت کی وجہ سے وہ نماز کی پابندی کرنے لگے اور اگر والدہ کو اپنی اولاد کے متعلق ان کے کافر باپ کی طرف سے کوئی خطرہ محسوس ہو کہ وہ اولاد کے اخلاق پر اثر انداز ہو گا یا پھر انہیں حرام کام کی ترغیب دے گا تو ایسی حالت میں اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی اولاد کو اس کے ساتھ جانے کی اجازت دے کیونکہ اولاد کا کافر والد کے ساتھ جانا ان کے لیے نقصان دہ ہے۔ (اللہ اعلم) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص451

محدث فتویٰ